سوال

(346) حق مہر موخر کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کسی عورت سے نکاح کرتا ہے اور حق مہر بھی طے ہوجاتا ہے لیکن وہ کسی وجہ سے اس کی ادائیگی نہیں کرپاتا بلکہ وہ اسے مؤخر کردیتا ہے تو کیا اس صورت میں وہ اپنی بیوی کے پاس جاسکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

طے شدہ حق مہر کی ادائیگی ضروری ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

’’تم عورتوں کو ان کے حق مہر بخوشی ادا کرو، ہاں اگر وہ خوشی سے کچھ تمہیں چھوڑدیں تو تم اسے مزے سے کھا سکتے ہو۔‘‘[1]

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ طے شدہ حق مہر کی ادائیگی ضروری ہے، اگر باہمی رضامندی سے حق مہر مؤخر کرنے پر کوئی سمجھوتہ ہوجاتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

’’اگر حق مہر طے ہوجانے کے بعد بیوی خاوند آپس میں کوئی سمجھوتہ کرلیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔‘‘[2]

لیکن بیوی کے پاس جانے سے پہلے پہلے اس کی ادائیگی کرنا یا مباشرت سے پہلے ادائیگی کو مشروط کرنا درست نہیں۔ اگرچہ بہتر ہے کہ اس کی ادائیگی جلد از جلد ہونی چاہیے اور خاوند کا دانستہ طور پر اس کی ادائیگی سے پہلوتہی کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] النساء: ۴۔

[2] النساء: ۲۱۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:311

محدث فتویٰ